© rasailojaraid.com

حافظ مسعود احمد
مدرسہ امداد العلوم ملتان

مصطفیٰؐ ماہ وصحابہ انجمؓ ـــــ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

"قرآنِ کریم" جو سراپا رشد وہدایت، پیغامِ حق وصداقت اور لاریب کتاب ہے۔ ہر قسم کے تغیر وتبدل اور ہر نوع کی تحریف سے مامون ہے۔ آج تک اسی محفوظ من جانب اللہ کتاب (اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ) کے زیر زبر میں بھی فرق نہیں آیا۔ اپنے وقت کا زبردست حکمران حجاج بن یوسف بھی اس امر پر آمادہ ہو سکا اور نہ ہی جرأت کر سکا کہ قرآن کریم میں موجود لفظ "فابوا" کی بجائے "فانوا" (ایک نقطہ کی جگہ دو نقطے) لکھ دے۔ یہ سب کچھ باری تعالیٰ عزّ اسمہٗ کی طرف سے حفاظت کا کرشمہ ہے۔ اسی محفوظ کتاب مبین میں یہ فرمان ربِّ رحمٰن رحیم ہے!

"وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَ
الْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ الاٰیہ"

ترجمہ: "اور (اطاعتِ خدا، اتباعِ رسول عربی ختم النبیین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم میں) سبقت لے جانے والے رہبر (دینی فکر وعمل میں) پہل کرنے والے مہاجرین (جمع کا صیغہ ہے یعنی اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کی جمّ غفیر جماعت) اور انصار (اللہ کی راہ میں دین الٰہی اور دین والوں کی نصرت کرنے والی بڑی جماعت) اور ان (مہاجرین وانصار جو ایک محتاط اندازہ کے مطابق کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار نفوس قدسیہ تھے) کی اخلاص (حدیث جبرئیل "ما الاحسان؟ فقال الاحسان ان تعبد اللّٰہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک" کے تحت احسان سے اخلاص مراد ہے) کے ساتھ اتباع کرنے والے ان سب حضرات سے اللہ تعالیٰ شانہٗ راضی ہوئے (رضی اللہ عنہم) اور یہ (مرضیین مقربینِ خدا) اللہ تعالیٰ سے راضی ہوئے۔" گویہ آیت کریمہ حرف بحرف صحابہ کرام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رضی اللہ عنہم بلکہ خلوص و دیانت داری کے ساتھ اصحاب رسول کی اطاعت کرنے والوں کی عظمت، منقبت، قدر و منزلت، رفعت شان اور رضاءِ الٰہی پر بیّن دلیل اور ٹھوس ثبوت ہے۔ ہر حرف اپنے اندر لاتعداد حکم و مصالح اور ان گنت معارف و محاسن سموئے ہوئے ہے اور ان میں جمیع اصحاب رسول رضی اللہ عنہم (تین پانچ، سات نہیں بلکہ مہاجرین و انصار کی جمِ غفیر جماعت) کی ہادیت و مہذ دیت، رضا و مرضیت پر قطعی براہین و دلائل ہیں۔ ہر نقطہ اور ہر حرف میں انتہائی بسط و تفصیل ہے لیکن بغرضِ اختصار فقط "رضی اللہ عنہم" (اللہ تعالیٰ شانہٗ تمام صحابۂ کرام رضؓ سے راضی ہوئے) کے مفہوم کے سمجھنے کی سعیٔ حقیر زیبِ قرطاس ہے۔

سوال طلب امر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ صحابۂ کرامؓ سے کس امر، عمل، بات پر ہمیشہ کے لئے راضی اور سدا خوش ہوا (رضی اللہ عنہم)؟ ظاہر ہے کہ اللہ رب العزت نے آیت طیّبہ میں کسی قسم کی "تخصیص" یا "تقیید" نہیں فرمائی (مثلاً صحابہؓ کے صرف ایمان میں راضی ہوا وغیرہ) بلکہ نصِ قطعی کو "عام" اور "مطلق" رکھا۔ اور یہ عقل و نقل کا مُسلّم اصول ہے کہ "عام" اپنے عموم کی وجہ سے اپنے جملہ افراد کو شامل ہوتا ہے۔ اور "مطلق" اپنے اطلاق پر جاری ہوتا ہے (عرب زبان کا قاعدہ ہے "المطلق یجری علیٰ اطلاقہٖ" جو ماقبل کا مفہوم ادا کرتا ہے) پس رضی اللہ عنہم کا وسیع و عام تر مفہوم و مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی سراپا حق و صداقت جماعت کبیرہ کثیرہ کے ایمان پر راضی، ان کے عقائد و نظریات پر راضی، افکار و اعمال پر راضی، عبادات و طاعات پر راضی (وعد اللہ الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت منھم مغفرۃً واجرًا عظیما) صحابہ کرامؓ کے اخلاق و معاملات پر راضی، عبادت و طاعات پر راضی (ان المسلمین والمسلمات والمؤمنین والمؤمنات والقانتین والقانتات والصادقین والصّٰدقات ...... اعدّ اللہ لھم مغفرۃ واجرًا عظیمًا) صحابہ کرامؓ کی نماز، روزہ پر راضی (الذین ھم فی صلوٰتھم خاشعون) زکوٰۃ حج پر راضی (والذین ھم للزکوٰۃ فاعلون) انفاق فی سبیل اللہ پر راضی، خیرات صدقات قرض حسنہ پر راضی (الذین ینفقون فی سبیل اللہ والسّراء والضّراء واللہ یحب المحسنین) صحابہ کرامؓ کے جہاد، قتال پر راضی (یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعدًا علیہ حقًّا فی التوراۃ والانجیل والقراٰن) صحابہ کرامؓ کی دعوت و ارشاد، تبلیغ و سفارت پر راضی (ولتکن منکم امّۃ یدعون الی الخیر..... اولٰئک ھم

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

المفلحون ۔ اور فرمایا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس) صحابۂ کرام رضؓ کے اخلاص مع معیت الٰہی پر راضی (ان اللہ یحب المحسنین) تقویٰ مع معیت الٰہی پر راضی (ان اللہ مع الصابرین اور فرمایا ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملئکۃ) توکل وقناعت پر راضی (واللہ یحب المحسنین) صحابہ کرام رضؓ کی فطرت وطبعیت پر راضی، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ومعیت پر راضی، خصوصًا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت نبوی پر خوش (اذ یقول لصاحبہ لاتحزن ان اللہ معنا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت تعلیم (سکھانا) وتربیت (سنوارنا) کیلئے صحابہ کرام رضؓ کے انتخاب پر راضی، صحابہ رضؓ کے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تلامذہ اور تربیت یافتہ ہونے پر راضی، اللہ تعالیٰ اس بات پر راضی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضؓ کے معلّم، مربی، مرشد، مزکّی، مبلغ ہادی ہوں (لقد منّ اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولاً منھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ)

صحابہ کرام رضؓ کی سفر کی زندگی پر راضی، حضر کی زندگی پر راضی۔ صحابہ کرام رضؓ کی ہجرت پر راضی، نصرت پر راضی (والسابقون الاوّلون من المھاجرین والانصار رضی اللہ عنھم) صحابہ کرام رضؓ کے باہمی ایثار واخوت پر راضی (ویؤثرون علی انفسھم ولوکان بھم خصاصۃ اور فرمایا انما المؤمنون اخوۃ) صحابہ کرام رضؓ کے غزوات پر راضی، غزوۂ بدر و اُحد پر راضی، غزوۂ احزاب وفتح خیبر پر راضی، فتح مکہ وفتح مبین پر راضی۔ عرفات کے میدان میں صحابۂ کرام رضؓ کے عظیم روحانی، الوداعی، اجتماع پر راضی، اللہ تعالیٰ اس بات پر بھی راضی کہ تمام صحابہ کرام رضؓ کے لئے الحسنیٰ (جنت) کا وعدہ فرمائے (وکلا وعد اللہ الحسنیٰ) دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "الحسنیٰ" (جنت) محسنین ومخلصین کے لئے ہی مختص ہے بلکہ زیادۃ (دیدار الٰہی) بھی (للذین احسنوا الحسنیٰ وزیادۃ) ابدالاباد کے لئے صحابہ کرام رضؓ کے نام جنت کے باغات الاٹ کرنے پر راضی۔ (واعد لھم جنٰت تجری تحتھا الانھار خلدین فیھا ابدا) صحابہ کرام کی عظیم فوز وفلاح پر راضی (ذالک الفوز العظیم)

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضؓ پر جہنم کی آگ حرام کرنے پر راضی بلکہ ایمان کے ساتھ صحابہ رضؓ کی زیارت کرنے والے پر بھی جہنم کی آگ حرام کرتے پر راضی (لا تمسنا النار مسلمًا رانی اورای

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

من آذانی ۔ حدیث ، ترمذی) یہ اعلان کرنے پر راضی کہ جس نے صحابہؓ کو تکلیف دی اس نے اللہ کے نبی کو تکلیف دی اور جس نے رسولِ خدا کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی ۔ اور جس نے اللہ کو تکلیف دی ۔ قریب ہے کہ اللہ اس پر گرفت کریں (من آذاھم فقد آذانی ومن آذانی فقد آذی اللہ فیوشك ان یأخذہ ۔ حدیث ترمذی) صحابہؓ سے محبت کو نبی سے محبت اور صحابہؓ سے بغض کو نبی سے بغض قرار دینے پر راضی (فمن احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم) صحابہ کرامؓ کی "خیریت" و افضلیت کا اعلان کرنے پر راضی ——— (خیر القرون قرنی) صحابہ کرامؓ کی مادی ، روحانی ، دینی ، دنیوی ، علمی ، عملی ، نجی ، سرکاری ، سول ، فوجی سیاسی ، سماجی ، معاشی ، معاشرتی ، انفرادی ، اجتماعی ، ازدواجی ، داخلی ، خارجی غرضیکہ ہر قسم کی زندگی پر ہمیشہ کے لئے راضی (رضی اللہ عنہم)

صحابہ کرامؓ کی دعاء و انابت الی اللہ پر راضی ، صحابہؓ کے رکوع و سجود کو فخریہ انداز میں بیان کرنے پر راضی (تراھم رکعاً سجداً) صحابہ کرامؓ کے طلب رضاءِ الٰہی اور مقصودِ رضوانِ رحمٰن پر راضی ——— (یبتغون فضلاً من اللہ ورضواناً) صحابہؓ کے خلوص اور خشیت الٰہی کہ طلبِ رضاءِ الٰہی کے آثار ان کے چہروں اور جبینوں پر سجدوں کی وجہ سے کیسے پڑتے ہیں اس کے بیان کرنے پر راضی ——— (سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود) اللہ تعالیٰ صحابہ کرامؓ سے اتنے راضی کہ پہلی کتابوں (تورات ، انجیل) میں بھی ان کا ذکر فرمایا ہے (ذٰلك مثلھم فی التوراۃ ومثلھم فی الانجیل) صحابہ کرامؓ کے دینِ الٰہی میں جوق در جوق ، جماعت با جماعت ، داخل ہونے اور اسے محض نصرتِ الٰہیہ قرار دینے پر راضی (اذا جآء نصر اللہ والفتح ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجاً) صحابہ کرامؓ کی عظمت کی وجہ سے یہ جانفزا اور دلربا مژدہ سنانے پر راضی کہ میرے (محمدؐ) کے صحابہؓ میں سے کوئی جس سرزمین میں وفات پائے گا وہ قیامت کے روز اہل سرزمین کے لئے "قائد" اور "نور" بن کر اٹھے گا (ما من احد من اصحابی یموت بارض الا بعث قائداً ونوراً لھم یوم القیامۃ) بعض صحابہؓ سے غزوۂ احد میں ایک درجے پر معمولی بے تدبیری ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے فوراً عام معافی کا اعلان کرنے پر اپنی رضا کا اظہار فرمادیا (ولقد عفا اللہ عنھم) بلکہ صحابہ کرامؓ کو معیارِ حق بنانے اور ان کے ایمان کو معیاری اور مثالی قرار

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دینے پر راضی و مسرور و سرا خوش (آمنوا کما آمن الناس، یعنی ایمان لاؤ جیسے صحابہ کرامؓ ایمان لائے کیونکہ الناس میں الف و لام عہد کا ہے۔ تمام مفسرین کرامؒ کا اجماع محکم ہے کہ معہود صحابہ کرامؓ ہیں)۔ ہدایت کو صحابہ کرامؓ کے مثالی ایمان کے ساتھ مقید کرنے پر راضی (فان آمنوا بمثل ما آمنتم به فقد اهتدوا) صحابہ کرامؓ کے "راشد" ہونے پر راضی (اولئك هم الراشدون) صحابہ کرامؓ کے پکا مومن ہونے پر راضی ہونے پر (اولئك هم المؤمنون حقا) صحابہ کرامؓ کے ہر عمل، فکر، سیرت میں سچا ہونے پر راضی (اولئك هم الصادقون) صحابہ کرامؓ کے "فلاح یافتہ" ہونے پر راضی (اولئك هم المفلحون) دشمنانِ دین، مدارِ خدا و رسولؐ کے خلاف صحابہؓ کی شدت و سختی پر راضی (اشداء على الكفار) صحابہ کرامؓ کی باہمی الفت، محبت، رحمت، رأفت پر سدا راضی (رحماء بينهم) دشمنِ دینِ الٰہی کے خلاف صحابہؓ کا سیسہ پلائی ہوئی دیوار بننے پر راضی (ان الله يحب الذين يقاتلون في سبيله كانهم بنيان مرصوص) صحابہ کرامؓ کی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے پر راضی (لقد رضي الله عن المؤمنين اذ يبايعونك تحت الشجرة) بلکہ اس بیعت کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ بیعت شمار کرنے پر راضی (ان الذين يبايعونك انما يبايعون الله) اور اپنی نصرت، مدد، قدرت کو صحابہؓ کے لئے عطا کرنے پر راضی (يد الله فوق ايديهم) صحابہ کرامؓ پر "سکینہ" نازل کرنے پر راضی (فانزل السكينة عليهم، صحابہ کرامؓ کے اٹھنے بیٹھنے، چلنے پھرنے، کھانے پینے، سونے بیدار ہونے بلکہ کروٹ کروٹ پر راضی۔ صحابہؓ کی سیاست و حکومت اور خلافتِ راشدہ پر راضی۔ عالمِ آب و گل کے افق افق، انگ انگ میں خلافت راشدہ (خلافتِ صحابہ) سے معمور، جہدِ مسلسل، عمل پیہم کے ذریعہ دینِ نبویؐ کے علَم کے لہرائے جانے اور پوری دنیا پر چھا جانے پر راضی تاکہ اصحابِ رسولؐ کی محنِ شاقہ سے دنیا سے باطل کا لعدم ہو، صحابہ کرامؓ کی بے مثال صداقت، لاجواب عدالت، بے بدل علم و حیا، بے عدیل حکومت و قضا، بے مثل امارت، زرّیں تہذیب، صاف ستھری معاشرت، سنہری شجاعت، خلوص بھری ریاضت و مجاہدہ اور خالص اطاعتِ خدا اور اتباعِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر راضی، اللہ تو اس قدرتی فیصلہ پر راضی بلکہ ارضیٰ کہ ابوبکر صدیقؓ خلیفہ اول، عمر فاروقؓ خلیفہ ثانی، عثمان غنیؓ خلیفہ ثالث، علی المرتضیٰؓ خلیفہ رابع، حسن بن علیؓ خلیفہ خامس، معاویہ بن ابی سفیانؓ خلیفہ سادس ہوں (رضی اللہ عنہم وعن جمیع الصحابۃ اجمعین)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اللہ تعالیٰ صحابہ کرامؓ کی صنعت، تجارت، زراعت پر راضی۔ صحابہ کرامؓ کی "ہادیت" پر راضی، —— (اصحابی کالنجوم بایّھم اقتدیتم اھتدیتم) "مہدیت" پر راضی (اولٰئک ھم المھتدون)۔ صحابہ کرامؓ کی اخلاص کے ساتھ جو پیروی کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے بھی راضی (والّذین اتبعواھم باحسان رضی اللہ عنھم)

الحمد للہ ثمّ الحمد للہ! ہم سب صحابہ کرامؓ کی اطاعت، اتباع اور ان سے عقیدت و محبت کو واجب اور جزوِ ایمان سمجھتے ہیں کیونکہ وہ ہمارے مقتدیٰ اور راہنما ہیں۔ ان کی اطاعت، ان سے محبت قرآن و سنّت کا منشا اور رضاءِ اللہ تعالیٰ، اللہ کے رسولؐ کی رضا ہے۔ اللہ تو صحابہ کرامؓ کی ہر حرکت ہر سکون ہر سانس، ہر آن پر راضی حتّٰی کہ ان کی موت و حیات، شہادت اور جنت میں ہنستے ہنستے داخل ہونے پر راضی، اور جنت کے مرصّع تختوں پر متمکن ہونے پر راضی (فالیوم الذین اٰمنوا من الکفّار یضحکون علی الارائک ینظرون)! اس اظہر من الشمس حقیقت کے باوجود ابن سبا کی ملعون ذریّت، اور رئیس المنافقین عبداللہ بن ابیّ کی خالص پیداوار یعنی کائنات کا بدترین کافر، غلیظ ترین کافر، اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کو گالیاں بکتا ہے۔ ان کی شان مقدس میں گستاخی اور طعن کرتا ہے۔ نعوذ باللہ! ان قطعی جنتیوں کو مرتد، کافر تک قرار دیتا ہے۔ اپنی خباثت، شرارت، شیطنت، دجل، کفر، غلاظت منافقت اور ضلالت (صحابہؓ دشمنی، بغض صحابہؓ) کے غلیظ ترین حوض میں غوطہ زنی پر فخر محسوس کرتا ہے۔ (لعنت لعنت) یہ ملعون تو قرآن کریم کی اس آیت (رضی اللہ عنہم) کی رو سے بھی کافر ہے۔ کیونکہ جب صحابہ کرامؓ کے ماننے والوں سے اللہ تعالیٰ راضی ہوئے تو لامحالہ نہ ماننے والوں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ناراض! یوں منکرین صحابہؓ نہ صرف اسی آیتِ رضاء بلکہ سابقہ تمام آیات و احادیث کی رُو سے بھی مبغوض و ملعون ٹھہرے کیونکہ خدا کی رضا اور رحمت سے کافر ہی محروم اور ملعون ہو سکتا ہے، اللہ تعالیٰ شانہٗ تو اس امر پر بھی راضی کہ کافر کو کافر کہو (قل یاایّھا الکٰفرون) اور سید الرسل خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ اعلان فرمانے پر بھی راضی کہ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہؓ کو گالیاں دیتے ہیں تو کہو کہ تمہارے شر پر اللہ کی لعنت ہو (اذا رأیتم الّذین یسبّون اصحابی فقولوا لعنۃ اللہ علی شرکم۔ حدیث ترمذی)

اے اللہ! پوری امّت کو ہدایت دے۔ اٰمین یا ربّ العٰلمین۔

© rasailojaraid.com